از عدالتِ عظمی

یوپی جل نگم ودیگر

بنام

نریشور سہی متھور ودیگر

تاریخ فیصلہ:6اکتوبر1994

[کے راماسوامی اور این وینکٹچلا، جسٹس صاحبان]

آئین بھارت1950:

آرٹیکل 226- سروس کے معاملات میں رٹ پٹیشنز دائر کرنا-ٹریبونل کے سامنے متبادل قانونی چارہ جوئی دستیاب ہونے کے باوجود اس سے فائدہ نہ اٹھانا- قرار دیا گیا کہ آرٹیکل 226 کا سہارا لینے سے پہلے قانونی چارہ جوئی کا پہلے فائدہ اٹھانا ایک قانونی ذمہ داری ہے۔

یوپی پبلک سروس ٹریبونل کو خصوصی طور پر یوپی ریاستی حکومت کے خدام کی سروس شکایات پر غور کرنے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔کچھ رٹ درخواستیں ٹریبونل سے رجوع کیے بغیر عدالت عالیہ میں دائر کی گئیں اور عدالت عالیہ نے درخواست گزاروں کو ٹریبونل سے قانونی علاج حاصل کرنے کی ہدایت کی اور اگر وہ کامیاب نہیں ہو سکے تو وہ عدالت عالیہ سے رجوع کر سکتے ہیں۔مدعا علیہ نے رٹ پٹیشن بھی دائر کی اور عدالت عالیہ نے عرضی پر غور کیا اور فریقین کو اپنی استدعا مکمل

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے کی ہدایت کی۔ اپیل کنندہ نے رٹ پٹیشن کو خارج کرنے اور مدعا علیہ کو پہلے قانونی علاج حاصل کرنے کی ہدایت دینے کے لیے درخواست دائر کی۔ درخواست مسترد کر دی گئی، جس کے خلاف موجودہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا کہ: جب سرکاری خدام کی شکایات کو دیکھنے کے لیے خصوصی طور پر ایک قانونی ٹریبونل تشکیل دیا گیا تھا، تو اس طرح کے سرکاری خدام کی طرف سے یہ قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ سب سے پہلے قانونی علاج سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر وہ ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم کے خلاف ناراض ہیں تو آرٹیکل 226 کے تحت علاج ہمیشہ ان کے لیے دستیاب رہے گا۔ ان حالات میں، جب دونوں ڈویژن بنچوں نے رٹ پٹیشنوں پر غور کرنے سے انکار کر دیا تھا اور فریقین کو قانونی علاج سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کی تھی، تو ایک اور ڈویژن بنچ نے رٹ پٹیشن پر غور کرنے اور اسے جلد نمٹانے کی ہدایت دینے میں مکمل طور پر بلاجواز تھا۔[317- A،B]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: 1994 کا دیوانی اپیل نمبر 6867۔

1992 کے رٹ پٹیشن نمبر 928 (ایس ایس) میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 19.1.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے گوپال سبرامنیم اور آر بی مشرا۔

جواب دہندگان کے لیے پرمود سوروپ، سید ابو احمد اور ایم ایس بشٹ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document

اجازت دی گئی۔

یہ معاملہ یوپی جل نگم میں چیف انجینئر، لیول II کے عہدے پر ترقی سے متعلق ہے، یوپی پبلک سروس ٹریبونل خاص طور پر یوپی ریاست کے سرکاری خدام کی سروس شکایات پر غور کرنے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ جب سرکاری خدام، مسٹر اوم نارائن دویدی اور ایس سی اتری نے اپنی سروس شکایات کے ازالے کے لیے الہ آباد بنچ میں الہ آباد عدالت عالیہ سے رجوع کیا تو عدالت عالیہ کے دو مختلف بنچوں نے 23 مارچ 1993 اور 15 اپریل 1993 کے احکامات کے ذریعے انہیں ٹریبونل سے دستیاب قانونی متبادل علاج سے فائدہ اٹھانے اور راحت حاصل کرنے میں ناکام ہونے کی صورت میں عدالت عالیہ سے رجوع کرنے کی ہدایت کی۔ مدعاعلیہ، جو ایک سرکاری خادم بھی تھا، نے اپنی سروس شکایت کے حوالے سے راحت کے لیے لکھنؤ بنچ میں الہ آباد عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن کی اور عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن پر غور کیا اور فریقین کو اپنی استدعا مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ اپیل کنندہ نے رٹ پٹیشن کو مسترد کرنے اور مدعاعلیہ کو قانونی علاج سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ ڈویژن بنچ نے 19 جنوری 1994 کے متنازعہ حکم نامے میں کہا کہ چونکہ استدعا مکمل ہو چکی ہے، اس لیے قانونی علاج سے فائدہ اٹھانے کے لیے فریقین کو ٹریبونل میں بھیجنا ضروری نہیں تھا اور اس لیے درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ اس طرح، خصوصی چھٹی کے ذریعے یہ اپیل۔

جواب دہندگان کے وکیل، مسٹر پرمود سوروپ نے جواب دہندگان کے لیے دعوی کیا ہے کہ چونکہ استدعا مکمل ہو چکی تھی، لہذا معروف چیف جسٹس کی طرف سے جلد نمٹانے کی ہدایت دی گئی تھی اور لہذا یہ آرٹیکل 136 کے تحت مداخلت کی ضمانت دینے والا معاملہ نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document

جب سرکاری خدام کی شکایات کو دیکھنے کے لیے خصوصی طور پر ایک قانونی ٹریبونل تشکیل دیا گیا تھا، تو اس طرح کے سرکاری خدام کی طرف سے یہ قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ سب سے پہلے قانونی علاج سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر وہ ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم کے خلاف ناراض ہوتے ہیں تو آرٹیکل 226 کے تحت علاج ہمیشہ ان کے لیے دستیاب ہوتا ہے۔ ان حالات میں، جب دونوں ڈویژن بنچوں نے رٹ پٹیشنوں پر غور کرنے سے انکار کر دیا تھا اور فریقین کو قانونی علاج سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کی تھی، تو ایک اور ڈویژن بنچ نے متنازعہ حکم کے تحت رٹ پٹیشن پر غور کرنے اور اسے جلد نمٹانے کی ہدایت دینے میں مکمل طور پر بلاجواز تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ کاغذات ٹریبونل کو ترسیل کرے۔ یہ جواب دہندگان کے لیے کھلا ہے کہ وہ ٹریبونل کے سامنے قانونی علاج سے فائدہ اٹھانے کے لیے قانونی علاج سے فائدہ اٹھائیں۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document